حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی
ابن تیمیہ کی زبانی
اور مرزا قادیانی کی کذب بیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۳۴ء کا ذکر ہے کہ موسم سرما میں ہفتہ کے روز شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب جناب حاجی مولوی حکیم محمد علی صاحب حنفی نقشبندی کے مکان کے سامنے ایک جوان شخص (جس کی عمر ۳۶ سے کچھ زیادہ ہے۔ رنگ گورا' سر پر سفید پگڑی' پاؤں میں سیاہ سلیپر' بدن پر گرم کوٹ ہے) کھڑا ہے اور بلند آواز سے کہتا ہے:

السلام علیکم! اس کے جواب میں حکیم صاحب نے فرمایا وعلیکم السلام! بابو صاحب آج آپ بڑے بشاش نظر آتے ہیں۔ کیا بات ہے:

بابو حبیب اللہ! میں اپنے دفتر سے آیا ہوں۔ راستے میں میں نے ایک شخص سے سنا ہے کہ ماسٹر خیر الدین صاحب نے مرزائیت سے توبہ کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے۔

حکیم صاحب! یہ بات سچ ہے۔ کل جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد ماسٹر خیر الدین صاحب نے میرے سامنے مرزائیت سے توبہ کی: " الحمد الله علیٰ ذالك"

بابو حبیب اللہ! کاش کہ اس وقت مجھے ماسٹر خیر الدین صاحب ملتے تو میں ایک نئی بات اور سناتا۔ جو انہوں نے پیشتر نہ سنی ہے۔

اتفاق سے ماسٹر خیر الدین صاحب اس وقت اپنے کسی کام کے لئے حکیم صاحب کے پاس تشریف لائے۔

بابو حبیب اللہ! ماسٹر صاحب! مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے مرزائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ الحمد للّٰہ

ماسٹر خیر الدین صاحب! میں نے کل جمعہ کے روز مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں ترک مرزائیت کا اعلان کر دیا ہے۔ حکیم صاحب وہاں موجود تھے۔

بابو حبیب اللہ! میں نے ایک رسالہ ”مرزا قادیانی نبی نہ“ نامی آپ کو دیا تھا۔ کیا آپ نے اس کا مطالعہ کیا ہے؟۔

ماسٹر خیر الدین صاحب! میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ واللہ بڑا دلچسپ اور عمدہ رسالہ ہے۔ اس میں آپ نے مرزائی لٹریچر سے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اقرار کیا کہ مجھے مراق ہے۔

بابو حبیب اللہ! اب اور سنئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔ کہ ابن تیمیہؒ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

ماسٹر خیر الدین صاحب! یہ کس کتاب میں ہے؟۔

بابو حبیب اللہ! مرزا غلام احمد قادیانی نے (کتاب البریہ ص ۱۸۸ حاشیہ خزائن ج ۱۳ ص ۲۲۱ پر) لکھا ہے: ”ایسا ہی فاضل و محدث و مفسر ابن تیمیہؒ و ابن قیم جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔“

ماسٹر خیر الدین! تو کیا حافظ ابن قیمؒ و ابن تیمیہؒ وفات مسیح کے قائل نہ

تھے ؟۔

بابو حبیب اللہ! حافظ ابن تمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح اور زیارۃ القبور میں اور حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب ہدایۃ الحیاریٰ اور قصیدہ نونیہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے رفع جسمانی (حیات)اور نزول کا اقرار کیا ہے۔

ماسٹر خیر الدین! یہ بات میں نے آج سنی ہے۔ آج سے پہلے کسی نے یہ حوالہ پیش نہیں کیا ہے۔

بابو حبیب اللہ! یہ دیکھئے میرے پاس حافظ ابن تمیہؒ کی کتاب زیارۃ القبور (مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور) ہے۔ اس کے ص ۵۷ پر حضرت مسیح کا آسمان سے نازل ہونا لکھا ہے۔ ذیل میں حافظ ابن تمیہؒ کے اقوال لکھے جاتے ہیں :

حوالہ نمبرا: ” وکان الروم الیونان وغیر ھم مشرکین لیعبدون الھیاکل العلویۃ والاصنام الارضیۃ فبعث المسیح علیہ السلام رسلہ یدعو تھم الی دین اللہ تعالی فذھب بعضھم فی جیاتہ فی الارض وبعضھم بعد رفعہ الی السماء فدعوھم الی دین اللہ تعالی فدخل من دخل فی دین اللہ“

(الجواب الصحیح ج اول ص۱۱٦ طبع مجد التجاریہ)

﴿ روم اور یونان وغیرہ میں مشرکین اشکال علویہ اور بتان زمین کو پوجتے تھے۔ پس مسیح علیہ السلام نے اپنے نائب بھیجے کہ وہ لوگوں کو دین الٰہی کی طرف دعوت دیتے تھے پس بعض تو حضرت مسیح علیہ السلام کی ارضی زندگی میں گئے اور بعض مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد گئے پس وہ لوگوں کو دین الٰہی کی دعوت دیتے

تھے۔ان کی دعوت سے اللہ کے دین میں داخل ہوا۔ جس کسی نے داخل ہوتا تھا۔﴾

حوالہ نمبر۲: " والمسیح الدجال یدعی الاهیة ویاتی بخوارق ولکن نفس دعواه الاهیة دعوی ممتنعة فی نفسها ویرسل الله علیه المسیح ابن مریم فیقتله ویظهر کذبه ومعه یدل علی کذبه من وجوه" (ج۱ص۱۵۰)

﴿مسیح الدجال دعویٰ خدائی کا کرے گا۔ اور خارق عادات لائے گا۔ لیکن صرف دعویٰ خدائی اس کا نفس الامر میں محال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر مسیح علیہ السلام کو بھیجے گا۔ وہ دجال کو قتل کرے گا۔ اور اس کے جھوٹ افترا کو ظاہر کرے گا اور اس کے ساتھ ایسی چیزیں ہوں گی۔ جو اس کے کذب پر دلالت کریں گی۔ کئی وجوہ سے۔﴾

حوالہ نمبر۳:" وثبت ایضافی الصحیح عن النبی ﷺ انه قال ینزل عیسیٰ بن مریم من السماء علی المنارة البیضاء شرقی دمشق فیکسر الصلیب ویقتل الخزیر ویضع الجزیة ویقتل مسیح الهدیٰ عیسیٰ بن مریم مسیح الضلالة الاعورالدجال علی بضع عشرة خطوة من باب لد" (ج اول ص ۱۷)

﴿اور صحیح میں یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ پس صلیب کو توڑے گا۔ اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کرے گا۔ اور مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم مسیح الضلالته کانے دجال کو باب لد سے قریب چند قدموں پر قتل کرے گا۔﴾

حوالہ نمبر۴:" والمسیح علیه السلام ذهب الی انطاکیه اثنان من اصحابه بعدرفعه الی السماء ولم یعززو بثالث ولاکان

حبیب النجار موجوداً ازاك" (ج اول ص ۲۰۹)

﴿مسیح علیہ السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے بعد دو صحابی آپ کے انطاکیہ میں گئے اور تیسرے کے ساتھ ان کی نصرت نہیں کی گئی اور نہ اس وقت حبیب النجار موجود تھے۔﴾

حوالہ نمبر۵ :"وقد اخبران المسیح عیسیٰ بن مریم مسیح الهدیٰ ینزل الی الارض علی المنارة البیضاء شرقی دمشق فیقتل مسیح الضلالة " (ج اول ص ۳۲۴)

﴿اور آنحضور ﷺ نے یقیناً خبر دی ہے کہ تحقیقاً مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین کی طرف سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ پس مسیح الضلالۃ (دجال) کو قتل کرے گا۔﴾

حوالہ نمبر۶ :" ویقال ان انطاکیه اول المدائن الکبار الذین آمنو بالمسیح علیه السلام و ذالك بعد رفعه الی السماء"(ج۱ص ۲۸۷)

﴿کہا جاتا ہے کہ انطاکیہ ان بڑے شہروں میں سے پہلا شہر ہے جس کے باشندے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے اور یہ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد تھا۔﴾

حوالہ نمبر۷ :" والمسلمون واهل الکتاب متفقون علی اثبات مسیحین مسیح هدی من ولد داؤد و مسیح ضلال یقول اهل الکتاب انه من ولد یوسف ومتفقون علی ان مسیح الهدی سوف یاتی کمایاتی مسیح الضلالته لکن المسلمون والنصاری یقولون مسیح الهدی هو عیسیٰ بن مریم وان الله ارسله ثم یاتی مرة ثانیة

لکن المسلمون یقولون انه ینزل قبل یوم القیامة فیقتل مسیح الضلالة ویکسر الصیب ویقتل الخنزیر ولایبقی دیناً الادین الاسلام ویومن به اہل الکتاب الیهود والتصاریٰ کماقال تعالی وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته والقول الصحیح الذی علیه الجمہور قبل موت المسیح وقال تعالی وانه لعلم للساعة "

(ج اول ص ۳۲۹)

﴿مسلمان اور اہل کتاب دو مسیحوں کے وجود پر متفق ہیں۔ مسیح ہدایت داؤد کی اولاد میں سے ہے اور اس پر بھی متفق ہیں کہ مسیح ہدایت عنقریب آئے گا۔ جبکہ مسیح ضلالت آئے گا۔ لیکن مسلمان اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح ہدایت وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ہے کہ خدا نے اس کو رسول بنایا۔ اور وہ پھر دوبارہ آئے گا۔ اور لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ وہ اترے گا۔ پہلے قیامت کے پس وہ مسیح ضلالت کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور کوئی دین باقی نہیں چھوڑے گا۔ سوائے دین اسلام کے اور اہل کتاب یہود اور نصاریٰ اس پر ایمان لائیں گے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: " وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته "یعنی کوئی اہل کتاب نہیں رہے گا سب کے سب ایمان لائیں گے پہلے موت اس کی کے) اور قول صحیح جس پر جمہور امت ہے وہ یہ ہے کہ موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: " وانه لعلم للساعة" یعنی وہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے۔﴾

حوالہ نمبر ۸ :" ولهذا اذا انزل المسیح بن مریم فی امته لم یحکم فیهم الابشرع محمد ﷺ " (ج اول ص ۳۴۹)

﴿اس لئے جب مسیح علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی امت میں نازل ہوں

گے تو نہیں حکم کریں گے۔ مگر بمطابق شریعت محمدی کے۔﴾

حوالہ نمبر۹:" قالوا قد قال الله على افواه الانبياء المرسلين الذين تنبوا على ولادته من العذراء الطاهرة مريم وعلى جميع افعاله التى فعلها فى الارض و صعوده الى السماء وهذه النبوات جميعها عنداليهود و مقرين و معترفين بهاو يقرونهافى كنائسهم ولم ينكروامنها كلمة واحدة فيقال هذا كله مما لاينازع فيه المسلمون فانه لاريب انه ولد من مريم العذراء البتول التى لم يمسها بشرقط وان الله اظهر على يديه الآيات وانه صعدالى السماء كما اخبر الله بذلك فى كتابه كما تقدم ذكره" (ج۲ص۱۸۶)

﴿کہتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء مرسلین کی زبان پر فرمایا جنہوں نے مسیح کے پاکیزہ کنواری مریم کے شکم سے پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ اور تمام اس کے افعال جو زمین میں کرتا رہا۔ اور اس کا آسمان کی طرف چڑھ جانے کی خبر دی تھی۔ اور یہ خبریں تمام یہود کے پاس موجود ہیں۔ سب کو مانتے ہیں اپنے ہیکلوں میں اقرار کرتے ہیں۔ ایک کلمہ تک کا بھی انکار نہیں کرتے، پس کہا جائے گا کہ اس امر میں مسلمانوں کو بھی کوئی تنازع نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح علیہ السلام یقیناً مریم کنواری تارک الدنیا کے شکم سے جس کو کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کئے اور تحقیق وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی جیسے پہلے گذر چکا ہے۔﴾

حوالہ نمبر۱۰:" فان بنى اسرائيل كا نواقد خذلو ابسبب تبديلهم فلما بعث المسيح عليه السلام بالحق كان الله مع من اتبع

المسیح والمسیح نفسه لم یبق معهم بل رفع الی السماء ولکن الله کان من اتبع با النصر والاعانة" (ج۲ص۲۱۲)

﴿پس تحقیق بنی اسرائیل رسوا ہو چکے تھے۔ بسبب تبدیل و تحریف کے پس جب اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو حق کے ساتھ بھیجا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوا۔ جو مسیح علیہ السلام کے پیرو ہوئے تھے اور مسیح علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ نہیں رہا۔ بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نصرت واعانت کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے تابعداروں کے ساتھ تھا۔﴾

حوالہ نمبر ۱۱: "ثم قال وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته و هذا عند اکثر العلماء معناه قبل موت المسیح وقد قیل قبل موت الیهودی وهو ضعیف کما قیل انه قبل موت محمد ﷺ وهوا ضعف فانه لو امن به قبل الموت لنفعه ایمانه به فان یقبل توبة العبد مالم یغرر وان قبل المرادبه الایمان الذی یکون بعد الغرغره لم یکن فی هذا فائدة فان کل احد بعد موته یومن بالغیب الذی کان یحجده فلا اختصاص للمسیح به ولانه قال قبل موته ولم یقل بعد موته ولانه لافرق بین ایمانه بالمسیح بعد وبمحد صلوات الله علیها وسلامه والیهود الذی یموت یموت علی الیهودیة فیموت کافراً بمحد والمسیح علیهما الصلواة والسلام ولانه قال وان من اهل الکتاب الالیؤمن به قبل موته وقوله لیؤمنن به فعل مقسم علیه وهذا انما یکون فی المستقبل ندل ذالك علی ان هذا الایمان بعد اخبار الله بهذا ولو ارید قبل موت الکتابی لقال وان من اہل لکتاب الامن یؤمن به لم یقل لیؤمنن به وایضافانه قال وان من اهل الکتاب وهذا یعم

الیھودو النصاری فدل ذالك علیٰ ان جیمع اھل الکتاب الیھود والنصاری یؤمنون المسیح قبل موت المسیح و ذالك اذانزل آمنت الیھود والنصاری بانه رسول الله لیس کاذباکمایقول الیھودی ولا ھوالله کما تقوله النصاری" (ج ۲ ص ۲۸۳٬۲۸۴)

﴿ وان من اھل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته اس کی تفسیر اکثر علماء نے یہ کی ہے کہ مراد قبل موته سے حضرت مسیح کی وفات ہے اور یہودی کی موت بھی کسی نے معنی کئے ہیں اور یہ ضعیف ہے جیسا کہ کسی نے موت محمد ﷺ بھی مراد لی ہے اور یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے کیونکہ اگر موت سے پہلے ایمان ہو تو نفع دے سکتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے جب بندہ غرغرہ تک نہ پہنچے٬ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایمان سے مراد ایمان بعد الغرغرہ ہے تو اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے کہ غرغرہ کے بعد ہر ایک امر جس کا وہ منکر ہے اس پر ایمان لاتا ہے پس مسیح علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور ایمان سے مراد ایمان نافع ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل موته فرمایا ہے نہ بعد موت ٬اگر ایمان بعد غرغرہ مراد ہوتا تو بعد موته فرماتا۔ کیونکہ بعد موت کے ایمان بالمسیح یا بمحمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہودی یہودیت پر مرتا ہے اس لئے وہ کافر مرتا ہے مسیح اور محمد علیہ السلام سے منکر ہوتا ہے۔ اور اس آیت میں :" لیؤمنن به "مقسم علیہ ہے یعنی قسمیہ خبر دی گئی ہے اور یہ مستقبل میں ہو سکتا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ ایمان اس خبر کے بعد ہوگا اور اگر موت کتابی مراد ہوتی تو یوں فرماتے :" وان من اھل الکتاب الامن یؤمن به" اور لیومنن به نہ فرماتے اور نیز وان من اھل الکتاب یہ لفظ عام ہے ہر ایک یہودی و نصرانی کو شامل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تمام اہل کتاب یہود و نصاریٰ مسیح علیہ السلام کی موت سے پیشتر مسیح علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور یہ جب ہوگا جب مسیح

علیہ السلام اتریں گے۔ تمام یہود و نصاریٰ ایمان لائیں گے کہ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول ہے۔ کذاب نہیں جیسے یہودی کہتے ہیں اور نہ وہ خدا ہیں۔ جیسے نصاریٰ کہتے ہیں۔﴾

حوالہ نمبر۱۲:"والحافظة علیٰ هذا العموم اولی من ان یدعی ان کل کتابی لیؤمنن به قبل ان یموت الکتابی فان هذا یستلزم ایمان کل یهودی و نصرانی وهذا خلاف الواقع هولما قال وان منهم الالیؤمنن به قبل موته ودل علی ان المراد بایمانهم قبل ان یموت هو علم انه ارید بالعموم من کان موجود احین نزوله ای لا یختلف منهم احد عن الایمان به لا ایمان من کان منهم میتاً وهذا کما یقال انه لا یبقی بلدا لادخله الدجال الامکة والمدینة ای فی المدائن الموجودة حینئذ وسبب ایمان اهل الکتاب به حنئید ظاهرفانه یظهر لکل احدانه رسول مئوید لیس بکذاب ولا هو رب العالمین فالله تعالی ذکر ایمانهم به اذانزل الی الارض فانه تعالی لما ذکر رفعه الی الله بقوله انی متوفیك ورافعك الی هو ینزل الی الارض قبل یوم القیامة ویموت حینئذا خبر بایمانهم به قبل موته" (ج۲ص۲۸۴)

﴿اس عموم کا لحاظ زیادہ مناسب ہے۔ اس دعویٰ سے کہ موتہ سے مراد موت کتابی ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کو مستلزم ہے اور یہ خلاف واقع ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے۔ تو ثابت ہوا کہ اس عموم سے مراد عموم ان لوگوں کا ہے جو وقت نزول موجود ہوں گے کوئی بھی ایمان لانے سے اختلاف نہیں کرے گا۔ اس عموم سے مراد جو اہل کتاب فوت ہو چکے ہیں وہ مراد نہیں ہو سکتے۔ یہ عموم ایسا ہے جیسا کہ یہ کہا جاتا

ہے کہ :" لایبقی بلدالادخله الدجال الامکة والمدینة "پس مدائن سے مراد وہی مدائن ہو سکتے ہیں۔ جو اس وقت مدائن موجود ہوں گے اور اس وقت ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کا سبب ظاہر ہے۔وہ یہ کہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ مسیح علیہ السلام رسول اللہ مؤید بتائید اللہ ہے نہ وہ کذاب ہیں نہ وہ خدا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ایمان کا ذکر فرمایا ہے۔ جو وقت نزول مسیح علیہ السلام کے ہوگا۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کا رفع الی السماء اس آیت میں ذکر فرمایا:" وانی متوفیك ورافعك الی "اور مسیح علیہ السلام قیامت سے پیشتر زمین پر اتریں گے۔ اور فوت ہوں گے تو اس وقت کی خبر دی کہ سب اہل کتاب مسیح کی موت سے پیشتر ایمان لائیں گے۔﴾

حوالہ نمبر ۱۳:" فی الصحیحین عن النبی ﷺ قال یوشك ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا واماما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة وقوله تعالی وما قتلوه وماصلبوه ولکن شبه لهم و ان الذین اختلفوا فیه لفی شك منه مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه یقینا بل رفعه الله الیه وکان الله عزیزا حکیما بیان ان الله رفعه حیا وسلمه من القتل و بین انهم یومنون به قبل ان یموت.وکذلك قوله (ومطهرك من الذین کفروا) ولومات لم یکن فرق بینه وبین غیره الفظ التوفی فی لغة العرب معانه الاستیفا والقبض و ذالك ثلاثة انواع احدها تو فی النوم والثانی الموت والثالث توفی الروح والبدن جمعیعاً فانه بذالك خرج عن حال اهل الارض الذین یحتاجون الی الاکل والشرب واللباس ویخرج منهم الغائط والبول والمسیح علیه السلام توفاه الله وهو

فی السماء الثانیة الی ان ینزل الی الارض لیست حاله کحالة اهل الارض فی الارض فی الاکل والشرب واللباس والنوم والغائط والبول ونحوذالك" (ج۲ص۲۸۴'۲۸۵)

﴿صحیحین میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے۔ کہ ابن مریم اترے گا حاکم' عادل' پیشوا' انصاف کرنے والا' صلیب کو توڑے گا' خنزیر کو قتل کرے گا' جزیہ موقوف کرے گا۔ (اور آیت قرآنی:" وماقتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم وان الذین اختلفو فیه لفی شك منه مالهم به من علم الاتباع الظن وماقتلوه یقینا بل رفع الله الیه وکان الله عزیزاً حکیما") میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو زندہ اٹھالیا۔ اور قتل سے بچا لیا اور بیان فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کے فوت ہونے سے پیشتر ایمان لائیں گے اور اسی طرح:"قوله تعالی و مطهرك من الذین کفروا" اگر عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہوتے تو تطہیر کا کوئی معنی نہیں ہے اس لئے کہ وفات سے تطہیر ہر ایک نبی کی ہو سکتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں ہے اور لفظ توفی لغت عرب میں اس کے معنی پورا لینا اور قبض کرنا ہے اور یہ تین طرح ہو سکتا ہے: (۱)...... قبض فی النوم(۲)...... قبض فی الموت(۳)...... قبض روح و بدن تمام' پس وہ مسیح علیہ السلام اسی قبض کے سبب سے زمین کے بسنے والوں کے حال کی طرح ان کا حال نہیں ہے۔ زمین میں بسنے والے کھانے پینے پیشاب پاخانہ کی طرف محتاج ہیں پس مسیح علیہ السلام کا قبض (روح وبدن) دوسرے آسمان پر ہے تاکہ اس کے نازل ہونے تک اسی وجہ سے لوازمات بشریہ کی طرف محتاج نہیں ہے۔ جیسے زمین میں بسنے والے محتاج ہیں۔﴾

حوالہ نمبر ۱۴:"واماالمسلمون فامنوابما اخبرت به الانبیاء

على وجهه وهو موافق لما اخبريه خاتم الرسل حيث قال فى الحديث الصحيح يوشك ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا واما ما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية واخبر فى الحديث الصحيح انه اذااخرج مسيح الضلالة الاعور الكذاب نزل عيسىٰ بن مريم على المنارة البيضا شرقى دمشق بين مهرو ذتين واضعايديه على منكبى ملكين فاذا راه الدجال انماع كما ينماع الملح فى الماء فيدركه فيقتله بالحربة عند باب لدالشرقى على بضع عشرة خطوة منه وهذا تفسير قوله تعالى (وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته) اى يؤمن بالمسيح قبل ان يموت حين نزوله الى الارض حينئذ لايبقى يهودى ولا نصرانى ولا يبقى دين الادين الاسلام" (ج سوم ص ۳۲۵)

﴿لیکن مسلمان صحیح طور پر اس طرح ایمان لائے جیسے کہ انبیاء علیہم السلام نے خبر دی تھی اور یہ ایمان پیغمبر علیہ السلام کے فرمان و پیشگوئی کے مطابق ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اترے گا بیچ تمہارے ابن مریم' حاکم' عادل' پیشوا' انصاف کرنے والا۔ پس صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا۔ جزیہ موقوف کرے گا' اور صحیح میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس وقت مسیح دجال اور مسیح کاذب مسیح الضلالت نکلے گا تو عیسیٰ ابن مریم سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ درمیان دو چادر زرد رنگ کے دو فرشتوں کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھنے والا ہوگا۔ پس جب مسیح علیہ السلام کو دیکھ لے گا تو جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اسی طرح وہ گھلتا جائے گا۔ چنانچہ مسیح علیہ السلام باب لد کے نزدیک اس کو پائے گا۔ اور برچھی سے اس کو قتل کرے گا اور یہ تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی: " وان من اهل

الکتاب الالیؤمنن به قبل موته "یعنی ہر ایک یہودی و نصرانی مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے گا جس وقت مسیح علیہ السلام زمین پر اترے گا۔ اور اس وقت کوئی یہودی و نصرانی باقی نہیں رہے گا اور نہ کوئی دین باقی رہے گا۔ سوائے دین اسلام کے۔﴾

حوالہ نمبر ۱۵:" قلت وصعود الادمی ببدنه الی السماء قد ثبت فی امرالمسیح عیسی ابن مریم علیه السلام فانه صعد الی السماء وسوف ینزل الی الارض وهذا مما یوافق النصاری علیه المسلمین فانهم یقولون ان المسیح صعدالی السماببدنه وروحه کمایقوله المسلمون ویقولون انه سوف ینزل الی الارض ایضاً کما یقوله المسلمون وکما اخبربه النبی ﷺ فی الاحاریث الصحیحة ......واما المسلمون وکثیر من النصاری فیقولون انه لم یصلب ولکن صعد الی السماء بلا صلب والمسلمون ومن وافقهم من النصاری یقولون انه ینزل الی الارض قبل یوم القیامة وان نزوله من اشراط الساعة کما دل علی ذالك الکتاب والسنة "(ج۴ص۱۶۹،۱۷۰)

﴿میں کہتا ہوں آدمی کا بدن کے ساتھ چڑھ جانا تحقیق ثابت ہو چکا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارہ میں۔ پس وہ چڑھ گیا طرف آسمان کی اور عنقریب اترے گا طرف زمین کے' اور نصاریٰ بھی مسلمانوں سے اس میں موافق ہیں۔ نصاریٰ بھی کہتے ہیں کہ بدن کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا جیسے مسلمان کہتے ہیں اور عنقریب زمین پر اترے گا۔ جیسے مسلمان کہتے ہیں جیسے کہ نبی کریم محمد رسول ﷺ نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے لیکن مسلمان اور بہت سے عیسائی قائل ہیں کہ مسیح سولی نہیں دیئے گئے بلکہ آسمان پر بلا سولی چڑھ گئے اور مسلمان اور ان کے ہم خیال نصاریٰ قائل ہیں کہ مسیح

علیہ السلام زمین پر اترے گا۔ پہلے قیامت کے اور نزول مسیح علیہ السلام قیامت کی علامات سے ہے جیسے کہ کتاب وسنت اس پر دال ہیں۔﴾

حوالہ نمبر۱۶: "وقال لهم نبيهم لوكان موسى حياثم اتبعتموه وتركتمونى لضللتم وعيسىٰ ابن مريم عليهم السلام اذا نزل من السماء انما يحكم فيهم بكتاب ربهم وسنة نبيهم فاى حاجة لهم مع هذا الى الخضر وغيره والنبى ﷺ قد اخبر هم بنزول عيسىٰ من السماء حضوره معه المسلمين وقال كيف تهلك امة انا اولها وعيسىٰ فى آخرها" (کتاب زیارۃ القبور ص ۵۷)

﴿اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم اس کی پیروی کرتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہو جاتے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جب اترے گا آسمان سے تو وہ مسلمانوں میں کتاب وسنت کے مطابق حکم کرے گا۔ پس کون سی اور ضرورت ہے باوجود اس کے خضر علیہ السلام وغیرہ کی طرف' حالانکہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کو بتایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوں گے اور فرمایا کہ کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت جس کے ابتداء میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہو۔﴾

نوٹ: ان ۱۶ حوالوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حیات جسمانی اور نزول من السماء کے قائل تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا' ان کو وفات مسیح کا قائل قرار دینا سراسر جھوٹ اور بہتان ہے: "فاعتبروا یا اولی الابصار"

جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے

(۱)...... ”دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔“

(نزول المسیح ص ۲‘خزائن ج۱۸ص۳۸۰)

(۲)...... ”ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“(چشمہ معرفت ص ۲۲۲‘خزائن ص ۲۳۱ج ۲۳)

(۳)...... ”جھوٹ ام الخبائث ہے۔“

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۱)

(۴)...... ”جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔“

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۳۰ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۴)

(۵)...... ”جھوٹے پر خدا کی لعنت......... لعنت اللہ علی الکاذبین“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱‘خزائن ج۲۱ص ۲۷۵)

(۶)...... ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۹ حاشیہ ‘خزائن ج ۱۷ ص ۵۶)

(۷)...... ”اے بے باک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶‘خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

(۸)...... ”جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

قادیانی مغالطہ اور اس کا جواب

حکیم خدابخش مرزائی نے لکھا ہے:

(الف)...... امام مالکؒ کی شہادت کہ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ (مجمع البحار ج ۱ ص ۲۸۶ میں) امام محمد طاہر گجراتی لکھتے ہیں۔ یعنی اکثر کا خیال ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے۔ لیکن مالکؒ کہتے ہیں۔ کہ وہ فوت ہوگئے

ہیں: "والاکثران عیسیٰ علیہ السلام لم یمت وقال مالك مات"

(دیکھو مجمع البحار جلد اول مطبوعہ مطبع نولکشور)

(ب)......اور جواہر الحسان فی تفسیر القرآن۔ شیخ عبدالرحمٰن ثعالبی مطبوعہ مطبع الجزائر کی ج اول ص ۲۷۲ میں حضرت امام مالکؒ کے قول کی نسبت زیر آیت: "انی متوفیك" لکھا ہے: "وقال ابن عباس ھی وفاۃ موت ونحوہ مالك فی العتبیۃ" اور ابن عباس نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام حقیقی موت سے وفات پا گئے ہیں۔ اور ایسا ہی امام مالکؒ نے اپنی کتاب عتبیہ نام میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

(ج)......اور لاکمال اکمال المعلم میں جو شرح مسلم ابی عبداللہ محمد بن خلیفۃ الوشتانی المالکی کی ہے۔ اور مطبوعہ مطبع السعادہ مصری ہے۔ اور جس کو سلطان عبدالحفیظ سلطان مغرب نے اپنے مصارف خاص سے طبع کرایا ہے۔ امام مالکؒ کے قول کی یوں تصدیق کی ہے دیکھو شرح مذکورہ ص ۲۶۵: "وفی العتبیہ قال مالك مات عیسیٰ ابن مریم" عتبیہ نام کتاب میں امام مالکؒ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(د)......اور مکمل اکمال الاکمال شرح صحیح مسلم میں امام ابی عبداللہ محمد بن محمد بن یوسف انوسی الحسن نے امام مالکؒ کے قول کی تصدیق کی ہے۔ دیکھو ص ۲۶۵ برحاشیہ کتاب مذکور الصدر: "وفی العتبیۃ قال مالك مات عیسیٰ علیہ السلام" اور عتبیہ میں امام مالکؒ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور و مستند کتب میں سے ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب عتبیہ میں شائع کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری وفات پا چکے ہیں۔"

(عسل مصفی حصہ اول (مطبوعہ اگست ۱۹۱۳ء مطبع وزیر ہند امرتسر) باب ۸ فصل ۱۶ ص ۵۱۰)

جواب

(۱)...... واضح ہو کہ۔حضرت امام مالکؒ کی پیدائش شریف ۹۳ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی تھی۔ کتاب موطاان کی تصنیف ہے (کتاب بستان المحدثین ص ۲،۳) کتاب موطا میں حضرت امام مالکؒ نے کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔

(۲)...... کتاب مجمع البحار کے مصنف امام محمد گجراتیؒ کی وفات ۹۸۶ ہجری میں ہوئی تھی(عسل مصفیٰ ج اول ص ۱۰۲) یہ حضرت امام مالکؒ کی وفات سے کئی سو برس بعد ہوا ہے۔اس کتاب کی ج اول ص ۲۸۶ پر نہ تو حضرت امام مالکؒ کی کسی تصنیف کا حوالہ دیا گیا ہے۔اور نہ کوئی سند لکھی گئی ہے۔

(۳)...... کتاب عتبیہ حضرت امام مالکؒ نے نہیں لکھی ہے بلکہ ملک اندلس (سپین) کے فقیہہ محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن عتبہ بن ابو سفیان قرطبیؒ نے لکھی ہے۔ان کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی تھی۔(دیکھو کتاب نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ج سوم ص ۵۲۴ مطبوعہ ۱۳۲۶ھ مطبع ازہریہ مصر اور کتاب کشف الظنون ج اول ص ۱۰۶، ۱۰۷)

(۴)...... مرزائی مولوی کتاب اکمال لاکمال المعلم شرح صحیح مسلم ج اول ص ۲۶۵ کا حوالہ تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر ص ۲۶۶ کا ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں حضرت عیسیٰ کے نزول کا ذکر خیر بھی ہے۔